علّامہ محمد اقبالؒ

(۱۸۷۷ء - ۱۹۳۸ء)

نام محمد اقبال اور تخلص بھی اقبالؔ ہی تھا۔ اقبالؒ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام نور محمد تھا۔ اقبالؒ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز قدیم طرز پر ایک دینی مکتب میں ہوا۔ میٹرک کا امتحان نمایاں حیثیت میں پاس کرنے کے بعد وہ مَرے کالج سیال کوٹ میں داخل ہوگئے جہاں انھوں نے مولوی میر حسن جیسے فاضل استاد سے فیض حاصل کیا۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد وہ لاہور چلے آئے اور مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ کالج، لاہور میں داخل ہوگئے۔ یہاں انھیں سر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ جیسے خلیق استاد سے رہ نمائی حاصل کرنے کا بھر پور موقع ملا۔ یہیں سے علامہ اقبالؒ نے فلسفے میں ایم۔ اے کیا اور کچھ عرصے کے لیے اورینٹل کالج اور گورنمنٹ کالج، لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۹۰۵ء میں علم کی لذّت اقبالؒ کو یورپ لے گئی۔ قیامِ یورپ کے دوران میں انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی، انگلستان سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی اور جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے "فلسفۂ ایران میں مابعد الطبعیات کا ارتقا" کے موضوع پر مقالہ لکھ کر پی ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری لی۔ ۱۹۰۸ء میں وہ وطن لوٹ آئے اور اپنی شاعری کے ذریعے سے ملک و قوم کی اصلاح کا کام لینے لگے۔

۱۹۲۲ء میں اقبالؒ کو سرکارِ برطانیہ کی طرف سے "سر" کا خطاب ملا۔ ۱۹۳۰ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ ۲۱/ اپریل ۱۹۳۸ء کو یہ عظیم شاعر اور فلسفی دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

علّامہ اقبالؒ قومی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ قومی رہ نما اور عظیم مفکر بھی تھے۔ اُنھوں نے اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں پُرسوز اور دل گداز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا تھا، مگر جلد ہی اُن کی طبیعت نظم گوئی کی طرف مائل ہوگئی۔ اُنھوں نے متعدد نظمیں لکھ کر قوم کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اس میں جہانِ تازہ کی جستجو کا جذبہ بھی اُبھارا۔ اقبال نے اُردو نظم کو فن اور موضوع کے اعتبار سے جو وسعت عطا کی وہ انھی کا حصّہ ہے۔ اُنھوں نے اپنی فکر اور مشاہدہ سے اردو شاعری کو لازوال عظمت و رفعت سے ہم کنار کیا۔ اقبالؒ بلاشبہ اسلامی نشاۃِ ثانیہ کے سب سے بڑے عَلَم بردار تھے۔

اقبالؒ کی شعری تصانیف میں بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، پیامِ مشرق اور ارمغانِ حجاز وغیرہ بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۲۰

غزل

تدریسی مقاصد:

☆ طلبہ کو اعلیٰ مقاصد، مسلسل جدو جہد اور زندگی میں آگے بڑھنے کے تصور سے روشناس کرانا
☆ فلسفۂ خودی کو سمجھانا اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرنا
☆ طلبہ میں خود اعتمادی، عالی حوصلگی اور مثبت سوچ پیدا کرنا
☆ طلبہ کو زیرِ مطالعہ غزل کے معانی، مفاہیم اور مطالب سے روشناس کرنا

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سیکڑوں کارواں اور بھی ہیں

قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بُو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں

تُو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

اسی روز و شب میں اُلجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں

www.ilmkidunya.com

گئے دن کہ تنہا تھا مَیں انجمن میں
یہاں اب مِرے رازداں اور بھی ہیں

(بالِ جبریل)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں:

(الف) علّامہ اقبالؒ نے عشق کی رسائی اور اس کے سفر کے بارے میں کیا کہا ہے؟

(ب) شاہین کا کام کیا ہے اور اس کی منزل کون سی ہے؟

(ج) کیا عالمِ رنگ و بو پر قناعت کر لینا ٹھیک ہے؟

(د) ایک نشیمن کے کھو جانے پر کیا ردِ عمل ہونا چاہیے؟

(ہ) روز و شب اور زمان و مکاں کے بارے میں اقبال کا کیا خیال ہے؟

(و) علّامہ اقبالؒ نے اپنی فکری تنہائی کے بارے میں کیا کہا ہے؟

۲۔ درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات میں درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) عشق میں بہت سے ہوتے ہیں:

(الف) مرحلے (ب) موڑ (ج) امتحان (د) دشمن

(ii) ''تہی'' کا مطلب ہے:

(الف) بھرا ہوا (ب) خالی (ج) بھرپور (د) خوب صورت

(iii) مطلع کے دونوں مصرعے لازمی ہوتے ہیں:

(الف) ہم قافیہ (ب) ہم ردیف (ج) ہم معنی (د) الف اور ب دونوں

(iv) ''اور بھی ہیں'' اس غزل میں ہے:

(الف) قافیہ (ب) مطلع (ج) ردیف (د) مقطع

(v) ''عالمِ رنگ و بُو'' پر نہیں ہونی چاہیے:

(الف) ہمّت (ب) جرأت (ج) قناعت (د) راحت

۳۔ اس غزل کی روشنی میں اقبال کے تصورِ حرکت و عمل اور فلسفۂ جُہدِ مسلسل پر اظہارِ رائے کریں۔

www.ilmkidunya.com

۵۔ زیرِ مطالعہ غزل کے پہلے دو اشعار فہم کے ساتھ پڑھیں اور ان کی تشریح کرتے ہوئے اقبال کے درج ذیل اشعار کو پیش نظر رکھیں:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صُبح و شام پیدا کر

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

۳۔ درج ذیل الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

عشق	امتحان	تہی	کارواں	قناعت	چمن
آشیاں	نشیمن	فغاں	شاہیں	پرواز	انجمن

۶۔ علّامہ اقبالؒ کے فلسفہ خودی پر اظہارِ رائے کریں اور ان کے اشعار سے مثالیں بھی دیں۔

۷۔ زیرِ مطالعہ غزل کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی غزل گوئی کے نمایاں پہلو بیان کریں۔

۸۔ فنی اور فکری پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کی تشریح کریں:

اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

۹۔ علّامہ اقبال اتحادِ امتِ مسلمہ کے بہت بڑے داعی تھے۔ مسئلۂ کشمیر اور اُمّتِ مسلمہ کو درپیش ایسے دیگر مسائل کے حل کے لیے اتحاد بین المسلمین کی اہمیت اقبال کے اشعار کی روشنی میں واضح کریں۔

۱۰۔ علّامہ اقبال کے درج ذیل اشعار غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں:

لَوح بھی تُو ، قلم بھی تُو ، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب ، میرا سجود بھی حجاب

www.ilmkidunya.com

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو ، عشق حُضور و اِضطراب

سوالات:

(i) یہ اشعار کس ہستی کی شان میں کہے گئے ہیں؟
(ii) لوح و قلم کے بارے میں مذہبی روایت کیا ہے؟
(iii) عبادت اور بندگی کے لیے کون سا جذبہ ضروری ہے؟
(iv) زندگی میں عقل اور عشق کا کیا عمل دخل ہے؟

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ کلامِ اقبالؒ کا مطالعہ کریں اور ایسے اشعار تلاش کریں جن میں انھوں نے ''شاہین'' کا استعارہ استعمال کیا ہے۔
☆ علامہ اقبالؒ کی کسی نظم (مثلاً: ابلیس کی مجلسِ شوریٰ وغیرہ) کی ڈرامائی تشکیل کریں۔
☆ کلامِ اقبالؒ ترنّم سے پڑھنے کا مقابلہ منعقد کیا جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ سبق کے آغاز میں علاّمہ محمد اقبالؒ کی شخصیت، فکر اور ان کے پیغام (خصوصاً نوجوانوں کے لیے) پر روشنی ڈالیں۔
☆ غزل کو پُر جوش اور مترنم انداز میں پڑھیں تاکہ اس کا ولولہ انگیز آہنگ واضح ہو اور پھر طلبہ سے بھی غزل پڑھوائیں۔
☆ طلبہ سے کہیں کہ وہ چند اشعار کی اپنے الفاظ میں تشریح لکھیں۔
☆ طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ اس غزل کے پیغام کو اپنی عملی زندگی میں اپنائیں۔

www.ilmkidunya.com